# دینی کتابوں سے استفادہ کے شرعی احکام

مفتی محمد نصر اللہ

طالب علم اور شائقین علم کو چاہئے کہ وہ مستند اور علمی کتب کا مطالعہ برابر جاری رکھیں، اس سلسلہ میں حتی الوسع کتابیں اپنی خریدی جائیں، اگر اتنی استطاعت نہ ہوتو احباب سے کتابیں عاریۃً لے کران کا مطالعہ کیا جائے۔ کتاب عاریۃً لینے دینے میں کوئی حرج نہیں مگراس سلسلہ میں درج ذیل احکامات ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں:

۱۔ جس شخص سے کتاب عاریۃً لی جائے بہتر ہے کہ مطالعہ کے بعد اس کا شکریہ ادا کیا جائے یا کم ازکم اس کے لئے دعائے خیر کردی جائے، نیز اپنی ضرورت پوری ہو جانے یا صاحب کتاب کے طلب کرنے پر کتاب فوراً واپس کردی جائے۔

۲۔ اگر کوئی شخص پڑھنے کے لئے کتاب مانگے تو بہتر یہ ہے کہ کتاب دیدی جائے، بشرطیکہ کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہ ہو، اگر کسی کے ہاتھ کتاب ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتو ایسے آدمی کو کتاب ہرگز نہ دی جائے مگر بااعتماد اہل علم سے کتاب نہ روکی جائے۔

ایک دفعہ امام شافعی رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ سے کچھ کتابیں عاریۃً طلب کیں، آپ نے دینے میں دیر کردی تو امام شافعی رحمہ اللہ نے مدرجہ ذیل اشعار لکھ کر آپ کے پاس بھیجے۔

قل لمن لم ترعین من رأة ولمن کان رأة قدرأی من قبله

العلم ینهی اهله ان یمنعوه اهلهٗ لعله یبذله لاهله لعله

اسے کہہ دو جسے دیکھ چکنے کے بعد آنکھوں نے اس کی نظیر نہیں دیکھی، وہ

ایسا ہے جس نے اسے دیکھ لیا گویا سب اگلوں کو دیکھ لیا، علم کو گوارا نہیں کہ
اہل علم کو اس کے اہل سے باز رکھیں، لیکن یہ عجلت کیوں؟ شاید وہ علم کو
مستحقوں پر خرچ کرنے لگے۔

ابن جوزی نے المنتظم میں نقل کیا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ ان اشعار کو پڑھ کر اس قدر مسرور و متاثر ہوئے کہ مطلوبہ کتابیں عاریۃً نہیں بلکہ فوراً بطور ہدیہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بھیج دیں۔ اس واقعہ کو مع ابیات علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے جامعہ بیان العلم میں مع سند کے نقل کیا ہے۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے انسان کے انسان

۳۔ مانگی ہوئی کتاب پر حواشی نہ چڑھائے جائیں، ہاں البتہ اگر مالک اس کی اجازت دیدے تو کوئی حرج نہیں بلکہ علمی تعاون پر اجر کی امید ہے۔

۴۔ امام زرکشی نقل کرتے ہیں کہ اگر کسی سے کوئی کتاب عاریۃً مانگی پھر دوران مطالعہ کسی غلطی پر نظر پڑی تو مالک کی رضا معلوم کئے بغیر اس کی اصلاح کرنا جائز نہیں، ہاں البتہ اگر قرآن مجید میں کوئی لفظی غلطی نظر آئے تو اس کی اصلاح کرنا واجب ہے، ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ تب ہے جب کتاب کسی کی ملک ہو، کیونکہ اگر وقف کی کتاب ہو تو اس کی اصلاح کرنا جائز ہے۔ یاد رہے کہ ایسے شخص کو اصلاح کی اجازت ہے جس کی تحریر اور علمی استعداد درست ہو تا کہ وہ اصلاح شدہ کتاب اور قرآن مجید عیب دار ہونے کی وجہ سے کم قیمت نہ ہو جائیں۔

۵۔ اگر کتاب عاریۃً لی اور تحریر بھی کتاب کے خط کے مناسب ہے اور جس لفظ کی اصلاح کرنا چاہتا ہے اس کی جگہ متبادل لفظ کی صحت پر بھی مطمئن ہے۔ نیز صاحب کتاب کے سلیم المزاج اور عقلمند ہونے کی وجہ سے اس کے ناپسند کرنے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو غلطی کی اصلاح کردی جائے۔

٦۔ اگر خط اور تحریر کتاب کے خط کے مناسب نہیں ہے مگر وہ غلطی کی اصلاح کی

صحت پر مطمئن ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ الگ ورق اور پرچی پر غلطی کی اصلاح کر کے نشان لگا کر رکھ دے کیونکہ دینی کتب کی اصلاح بہر حال ایک نیکی ہے اور اگر وہ غلطی کی اصلاح کی صحت پر مطمئن نہ ہو بلکہ شک واقع ہو جائے تو ہرگز تصحیح نہ کرے بلکہ اپنے سے بڑے عالم کی طرف رجوع کرے یا پھر اس کتاب کے اصح نسخہ کی طرف مراجعت کرے۔

۷۔ اگر کسی کتاب میں غلطی پائی مگر خط صحیح نہ ہونے کی بناء پر اصلاح نہ کر سکا اور نہ ہی اس نے کوئی پرچی وغیرہ لکھ کر اس میں رکھی یا خط بھی صحیح تھا مگر پھر بھی اصلاح نہیں کی تو ترک اصلاح پر کوئی گناہ نہیں، مگر قرآن مجید میں تحریری غلطی دیکھ کر اصلاح نہ کی تو گنہگار ہوگا کیونکہ اگر قرآن مجید میں غلطی دیکھی تو اس کی اصلاح کرنا واجب تھا۔

۸۔ عاریۃً لی گئی کتاب کسی دوسرے کو عاریۃً دے سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں درج ذیل تفصیل ہے، اعارہ کی چار صورتیں ہیں: الف: مالک نے غیر کو دینے سے صراحتاً منع کیا ہو، ب: مستعمل کی تعیین کی ہو، ج: سکوت کیا ہو، د: عام اجازت کی تصریح ہو۔

پہلی صورت میں غیر کو دینا جائز نہیں، دوسری صورت میں اگر مستعمل کے اختلاف سے کتاب کے متاثر ہونے کا خدشہ ہو تو دوسروں کو دینا جائز نہیں، تیسری صورت میں اگر مستعمل کے اختلاف سے کتاب کے متاثر ہونے کا خطرہ ہو تو وہ اپنے استعمال میں لانے کے بعد دوسرے کو نہیں دے سکتا اور اگر دوسرے کو دیدی تو خود استعمال نہیں کر سکتا اور اگر مستعمل کے اختلاف سے کتاب کے متاثر ہونے کا خطرہ نہ ہو تو خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور دوسرے کو بھی دے سکتا ہے اور چوتھی صورت میں عام اجازت ہے۔

۹۔ اگر عاریۃً لی گئی کتاب میں دوران استعمال کوئی نقصان ہو جائے تو ضمان نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ کتاب کو احتیاط سے اور معمول کے مطابق استعمال کیا ہو، اگر اس کے استعمال میں بے احتیاطی اور غفلت سے کام لیا تو اس پر ضمان واجب ہوگا۔

۱۰۔ اگر مالک نے عاریۃً دی ہوئی کتاب طلب کی اور مستعیر نے واپس کرنے سے انکار کر دیا تو وہ بعد از انکار کتاب میں ہونے والے نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور اگر اس

نے انکار نہیں کیا بلکہ یوں کہہ کر ٹال دیا کہ آپ فی الحال کتاب میرے پاس چھوڑ دیں میں کل تک واپس کردوں گا اور مالک اس پر راضی ہوگیا تو اب نقصان کی صورت میں مستعیر (عاریۃً لینے والے) پر ضمان واجب نہیں ہوگا۔

۱۱۔ اگر مالک کتاب نے کتاب طلب کی اور مستعیر نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ''جی ہاں دے دوں گا'' اور اسی میں ایک مہینہ گزر گیا اور کتاب ضائع ہوگئی تو دیکھیں گے کہ اگر مستعیر بوقت طلب کتاب واپس کرنے سے عاجز تھا تو اس پر ضمان نہیں ہوگا، اگر مالک کتاب نے ''جی ہاں دیدوں گا'' کے جواب میں خاموشی اختیار کی تھی تو ضمان واجب ہوگا اور اگر مالک نے صراحتاً رضامندی کا اظہار کیا تھا مثلاً یہ کہا تھا کہ ''کوئی حرج نہیں'' تو اس پر ضمان واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر مالک نے کتاب عاریۃً دی اور پھر نہ اس نے طلب کی اور نہ ہی مستعیر نے خود واپس کی اور کتاب ضائع ہوگئی تو دیکھیں گے کہ اگر عاریت مطلقاً تھی وقت متعین نہیں تھا تو مستعیر پر ضمان واجب نہیں ہوگا اور اگر کتاب کی واپسی کی مدت مقرر تھی اور مقررہ مدت گزرنے کے باوجود مستعیر نے کتاب واپس نہیں تو اس پر ضمان واجب ہوگا، خواہ اس نے مدت گزرنے کے بعد کتاب استعمال کی ہو یا نہ کی ہو۔

۱۲۔ وقف کتاب سے منتخب باتیں نقل کی جاسکتی ہیں اور اگر صلاحیت واہلیت ہو اور تحریر بھی صحیح ہو تو اس میں پائی گئی غلطی کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں، مگر مناسب یہ ہے کہ ان کتب کے نگران سے اجازت طلب کرلی جائے، ممکن ہے کہ وہ کسی مصلحت کی بناء پر اس کی اجازت نہ دے۔

۱۳۔ کتابوں سے اقتباسات نقل کرنے میں اپنا وقت صرف نہ کیا جائے، الا یہ کہ بغیر لکھے مطلوبہ فائدہ حاصل نہ ہو۔

۱۴۔ کسی کے ذاتی خطوط بلا اجازت پڑھنا جائز نہیں مگر دینی کتابیں مالک کی اجازت کے بغیر بھی دیکھنا اور پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ کتاب پڑھنے اور اس کی ورق گردانی

کرنے سے کتاب کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

خصوصاً مالک کی طرف سے کتاب میں رکھے گئے نشانات مطالعہ ادھر ادھر نہ ہونے پائیں اور کتاب جہاں سے اٹھائی جائے دوبارہ وہیں رکھی جائے تاکہ صاحب کتاب کو کسی قسم کی پریشانی اور الجھن نہ ہو، لیکن عام طور پر چونکہ لوگوں کو ان باریکیوں کا احساس نہیں ہوتا اور ان میں تساہل اور مسامحت سے کام لیتے ہیں، اس لئے احتیاط اس میں ہے کہ صاحب کتاب کی اجازت کے بغیر کتاب نہ دیکھی جائے۔ اللہ عزوجل ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔


## مجلّہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی، سندھ (رجسٹرڈ)

## نئے منتخب عہدیداران کا 06-2005 کے لئے اپنے پروگرام کا اعلان

### جس کے اہم نکات یہ ہیں

۱۔ ۳۰ اگست 2005ء کو حلف برداری کی تقریب ہوگی جس میں ''آزادی کی قدر و قیمت اور اساتذہ کی فرائض'' پر فکری بیداری کے فروغ کے لئے توسیع لیکچر کا اہتمام ہوگا۔

۲۔ ستمبر کے اواخر یا نومبر 2005ء کے اوائل میں گرینج یونیورسٹی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس بعنوان: ''تبلیغ دین میں تاجروں کا کردار'' منعقد ہوگی۔

۳۔ مارچ 2006ء میں انشاءاللہ حسب سابق ''صوبائی سیرت النبی کانفرنس'' کا انعقاد کیا جائے گا جس میں پورے سندھ سے اسکالرز شریک ہوں گے اردو، عربی، انگریزی، سندھی میں اپنے تحقیقی مقالات پیش کریں گے، اور وزیر اعلیٰ سندھ سے کانفرنس کے افتتاح کی درخواست کی جائے گی۔

۴۔ 2006ء میں عالمی قیام امن کے لئے قومی کانفرنس بعنوان ''عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ باہمی خدشات، امکانات اور تصادم اسوۂ انبیاءؑ اور کتب مقدسہ کے تناظر میں'' منعقد ہوگی جس میں یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ و دیگر مذاہب کے پیشواؤں و اسکالرز کو بھی دعوت دی جائے گی۔

۵۔ 06-2005 کی قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد کے لئے سیرت النبی ﷺ پر اساتذہ سے مقالات لکھوائے جائیں گے۔

۶۔اساتذہ کرام کے نام قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد اور رہنمائے حجاج و خدام الحجاج کے لئے بھیجے جائیں گے۔

۷۔اپنے سابقہ منشور کے مطابق ہم نے اپنی ویب سائٹ **www.auicks.org** جاری کردی ہے جس پر اساتذہ کرام کے نام انجمن کی تاریخ اور مجلہ ''علوم اسلامیہ انٹرنیشنل'' کا ساری دنیا میں مطالعہ کیا جارہا ہے، رشتوں کے مسائل حل کرنے کے لئے ویب سائٹ پر ''میرج بیورو'' کے عنوان سے ایک شعبہ کھولا جارہا ہے۔

۸۔حکومت سے درخواست کی جائیگی وہ اساتذہ کے لئے زمین/ فلیٹ مہیا کرے اور تنخواہوں سے ماہانہ کٹوتی کرے۔

۹۔خواہش مند اساتذہ کے وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی، خواتین جناح یونیورسٹی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن میں **M.Phil/Ph.D** کے داخلے کرائے جائیں گے۔

۱۰۔اساتذہ میں تحقیق و تصنیف کے ذوق کو عام کرنے کے لئے 6-2005ء میں تربیتی نشست کا اہتمام کیا جائے گا۔

۱۱۔2005ء میں بھی۔حسن کارکردگی ایوارڈ، سیرت النبی ﷺ ایوارڈ، یادگاری ایوارڈ دیئے جائیں گے۔

۱۲۔2001ء سے پی ایچ ڈی الاؤنس کے حوالے سے مسلسل کوشش کی جارہی ہے 6-2005ء میں بھی تمام پی ایچ ڈی حضرات کو-/5000 الاؤنس اور بقایا جات کی ادائیگی کے لئے کوشش جاری رکھی جائے گی۔

۱۳۔انٹرمیڈیٹ بورڈ کے چیئرمین کے ساتھ میٹنگ کرکے اس اصول پر عمل کروایا جائے گا کہ سنیارٹی لسٹ کے مطابق ہیڈ اور ڈپٹی بنایا جائے اور جسے ایک دفعہ بنایا جائے اسے خاص مدت تک دوبارہ نہ بنایا جائے۔

۱۴۔اساتذہ کرام کو کمپیوٹر ٹریننگ کا مختصر کورس کروایا جائے گا، اور سرٹیفکیٹ جاری کیئے جائیں گے۔

۱۵۔ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا تعلیم و تحقیق نمبر ستمبر 2005ء کے اوائل میں شائع کیا جائے گا۔

۱۶۔ششماہی علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا سیرت النبی ﷺ نمبر جنوری 2006ء میں شائع کیا جائے گا۔

**انشاء اللہ تعالیٰ**